بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ الھمزۃ ۱۰۴

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ﴿۱﴾ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿۲﴾ يَحْسَبُ
اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ﴿۷﴾
اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ ھمزہ مکیہ ہے اس میں ۹ آیتیں ہیں۔

ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے ﴿۱﴾ جو مال جمع کرتا اور اس کو گن گن
کر رکھتا ہے ﴿۲﴾ اور خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہوگا ﴿۳﴾
ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا ﴿۴﴾ اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے ﴿۵﴾ وہ
اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے ﴿۶﴾ جو دلوں پر جا لپٹے گی ﴿۷﴾ وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے ﴿۸﴾
یعنی لمبے لمبے ستونوں میں ﴿۹﴾ (پارہ ۳۰/ سورہ ھمزہ ۱۰۴، ۱ تا ۹ * ت: ج)

۱۔ ھمزہ لمزہ دونوں لفظ ہم معنی ہیں یعنی چغلی کھانے والے، دوستوں میں جدائی اور تفرقہ ڈالنے والے۔ بے قصور اور بے عیب انسان میں نقص نکالنے والے کو ہمزہ اور لمزہ کہتے ہیں * کفار میں یہ کمزوریاں عام تھیں جہاں کسی غریب اور کمزور سے آمنا سامنا ہوتا تو اس کے منہ پر اس کو برا بھلا کہتے کچھ لوگ ایسے ہیں اس کی طرف سے کسی مزاحمت یا جوابی کارروائی کا کوئی اندیشہ نہ ہوتا اور جہاں کوئی ایسے طاقتور مد مقابل ہوا اس کے سامنے اس کی تعریف کر دی خوشامد یا چند جملے بول دیے اور جب وہ چلا گیا تو اس کی غیبت کرنا شروع کر دی۔ ناحق شناس لوگ اس اخلاقی کمزوری میں مبتلا ہوتے ہیں۔

۲۔ (مالداری) کی وجہ سے اپنے آپ کو بڑا آدمی سمجھنے لگتا اور دوسرے لوگوں کو بنظر حقارت دیکھتا ہے لیکن دولت مند ہونے کے باوجود بڑا کنجوس ہے (اپنا مال) گن گن کر بڑی احتیاط سے سنبھال کر رکھتا ہے

۳۔ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے مال نے اسے لافانی بنا دیا ہے۔ "وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ

اگر اس کی دولت اس کے پاس رہی تو موت کا فرشتہ اس کے قریب نہیں پھٹکے گا اسی غرور کے ساتھ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا،
یا یہ مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا کبھی فنا نہ ہوگا کبھی ختم نہ ہوگا۔
۴۔ ہرگز نہیں یقیناً وہ حطمہ میں پھینک دیا جائے گا۔ یعنی آج وہ اپنے آپ کو بڑا اور انہیں ادنیٰ سمجھ کر غرور
کرتا ہے۔ دولت کی کثرت کے باعث لوگوں کے دلوں پر اس کا رعب بیٹھا ہوا ہے لیکن خداوند کریم کے نزدیک یہ
پرانی جوتی سے بھی زیادہ حقیر ہے۔
۵۔ "اور تم کیا جانو کہ حطمہ کیا ہے؟"
۶۔ "وہ اللہ کی آگ ہے خوب بھڑکائی ہوئی"۔ یہ وہ آگ ہے جسے اللہ نے جلایا ہے۔ وہ ہمیشہ بھڑکتی رہے
گی کبھی نہ بجھے گی۔
۷۔ جس کی آنچ دلوں تک پہنچ جائے گی۔ اس کی سوزش اور تپش سے دل بھن کر کباب ہو جائیں گے۔
۸۔ ان نابکاروں کو حطمہ میں ڈال دیا جائے گا اس کے دروازے بڑی مضبوطی سے مقفل کر دیے
جائیں گے نہ انہیں کوئی کھول سکے گا اور نہ ہی اس عذاب الیم سے ان کے نکلنے کی کوئی صورت ہوگی۔
۹۔ اس آگ کے شعلے لمبے لمبے ستونوں کی صورت میں بلند ہو رہے ہوں گے نہ وہ بجھیں گے اور نہ ان کے درد و الم
میں کوئی تخفیف ہوگی۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ⊙ وَيْلٌ : ہلاکت، عذاب، دوزخ کی ایک وادی ⊙ هُمَزَةٍ : بڑا عیب گو ⊙
لُمَزَةٍ : عیب چین یا پس پشت برائی کرنے والا ⊙ أَخْلَدَ : وہ سدا رہا ⊙ لَيُنْبَذَنَّ : اس کو
ضرور ہی پھینکا جائے گا ⊙ حُطَمَةً : روندنے والی، دوزخ کا ایک طبقہ ⊙ الْمُوقَدَةُ : بھڑکائی ہوئی
⊙ أَفْئِدَة : دل ⊙ مُؤْصَدَة : بند کی ہوئی ⊙ مُمَدَّدَةٍ : لمبے کیے گئے ⊙ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊙ لعن طعن اور غیبت کرنے والا اپنی عزت آپ گنوا دیتا ہے اور اسے ہر مرحلے میں
نقصان و خسران ہے ⊙ ہمزہ، لمزہ وہ لوگ اذیت کے درپے ہوتے ہیں ⊙ حضرت علیؓ کا قول ہے اس پر تعجب
ہے جو زمین کے اوپر گناہ کرتا ہے اور آگ اس کے نیچے سلگ رہی ہے ⊙ فؤاد قلب کے وسط میں ہے ⊙ جلے ہوئے کا
حال جلا ہوا ہو جاتا ہے ⊙ اخلاق و اوصاف و اعمال کے ستون بلند اور مضبوط کیے جائیں تو پورا قصر عمل مستحکم ہوگا